السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بال کے برابر گستاخی کرنا باعث کفر ہے تو سید اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان میں کیوں لکھا ہے کہ آپ بھی مرکر مٹی ہوجانے والے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بال برابر گستاخی بھی باعث کفر ہے لیکن اپنی مرضی کے کسی لفظ سے گستاخی کشید کرلینا بھی درست نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ گستاخ رسول کعب بن اشرف کو صفحہ ہستی سے مٹادینے کا اشارہ فرمایا تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کام کو سر انجام دینے کے لئے میدان میں آئے لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ اگر میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کچھ نازیبا الفاظ استعمال کروں تو مجھے کبھی دنیا وآخرت میں بازپرس نہیں ہوگی؟ آپ نے اسے اجازت دے دی، اس کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات بھی کہے لیکن ان کی بازپرس اس لیے نہیں ہوئی کہ گستاخانہ کلمات صرف زبان پر تھے دل میں گستاخانہ الفاظ نہ تھے بلکہ دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز تھا۔ (صحیح بخاری: المغازی، 4037)

اس لیے سید اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جن کی تمام زندگی اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف تھی حتی کہ انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی جان بھی جان آفریں کے حوالے کردی، پھر محولہ کتاب بھی توحید باری تعالیٰ اور تعظیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے، ان کے متعلق کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ انہوں دانستہ دل وجان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ کلمات کہے ہوں گے۔ اب ہم اس عبارت کے سیاق سباق کو دیکھتے ہیں جس کی آڑ میں سید شہید کی طرف "گستاخی" منسوب کی گئی ہے۔ سید شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: "اللہ کو سجدہ اور پیغمبر علیہ السلام کی تعظیم" اس عنوان کے تحت ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کے متعلق اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندگی کرو اپنے رب کی، تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔ پھر آپ نے قیس بن مرزبان رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں آپ کو سجدہ کرنے کی خواہش کا ذکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ بھلا خیال کر اگر تو گزرے میری قبر پر کیا تو اسے سجدہ کرے گا۔" میں نے کہا: نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ یہ کام بھی نہ کرو۔" اس کی وضاحت کرتے ہوئے سید شہید نے لکھا ہے کہ میں بس ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو صرف اسی ذات پاک کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔ (تقویۃ الایمان: 112)

اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ "میں مرکر دفن ہونے والا ہوں، چنانچہ حدیث میں اس کی صراحت آچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین پر حرام کردیا کہ وہ ان کو کھاسکے۔ اس مقام پر یہ وضاحت کردینا" بھی ضروری ہے کہ تقویۃ الایمان کے نئے ایڈیشن میں اس کی نوک پلک سنواری گئی ہے، چنانچہ سید شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو نئے قالب میں ڈھالا گیا ہے، اس نئے ایڈیشن میں عبارت اس طرح ہے: "یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہوکر آغوش لحد میں جاسوؤں گا۔" (تقویۃ الایمان: 112)

ان شواہد کی بنا پر سید شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ عبارت میں گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 40